بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- رحمت اللہ خاں شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۹- ماہ امان ۱۳۲۲ ہش | ۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | ۹- مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ امان ۱۳۲۲ ہش - جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

(محمد آباد ۸ مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضور کے اہل بیت خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ محمد آباد میں جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر کو رات درد قولنج کی شکایات ہوگئی جو کئی گھنٹے تک رہی۔ اب خدا کے فضل سے ان کی طبیعت بالکل اچھی ہے)

(محمد آباد ۸ مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مع اہل بیت بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقارہا کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالجلیل صاحب کو بغرض علاج لاہور لے گئے ہیں۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحب اہلیہ صاحبہ سید عبدالجلیل صاحب اور اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ

ہندوستان کا بجٹ اور جنگی اخراجات

۲۷۔ فروری ۱۹۴۳ء کو سنٹرل اسمبلی میں سر جرمی ریسمن فنانس ممبر نے ۴۴-۱۹۴۳ء کا جو بجٹ پیش کیا۔ اس میں ہندوستان کے جنگی اخراجات کا بھی مختصراً ذکر ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ مارچ ۱۹۴۰ء سے مارچ ۱۹۴۳ء تک ہندوستان کے خزانہ سے جنگی کاموں پر کل ایک ارب ۸۹ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ گزشتہ سال حکومت ہند کے مالی مشیر کا اندازہ تھا۔ کہ جنگی اخراجات ایک ارب ۳۳ کروڑ روپیہ تک محدود رہیں گے۔ لیکن یہ تخمینہ غلط ثابت ہوا۔ اور ایک ارب ۸۹ کروڑ تک خرچ پہنچ گیا۔ اس سال کے جنگی اخراجات کا اندازہ ایک ارب ۸۳ کروڑ روپیہ کیا گیا ہے۔ جو ممکن ہے۔ گزشتہ سال کی طرح غلط ثابت ہو۔ اور خرچ بڑھ جائے۔ موجودہ اندازہ کے لحاظ سے ۴۴-۱۹۴۳ء کے میزانیہ میں ساٹھ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے جس کے تیسرے حصہ کو پورا کرنے کے لئے مزید ٹیکس لگائے جائیں گے۔ نئے ٹیکسوں کے لئے تمباکو اور بناسپتی گھی کو خاص طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ ایسے زمانہ میں جبکہ خالص گھی سخت گراں ہو رہا ہے۔ بناسپتی گھی پر اگر ٹیکس نہ لگتا۔ تو اچھا تھا۔ کہ یہ غرباء کے لئے ایک بار بن جائے گا۔ اس کے بجائے اور کئی چیزیں تھیں جن پر اگر ٹیکس لگا دیا جاتا۔ تو بار ایسے لوگوں پر پڑتا جو شائد اسے بالکل ہی محسوس نہ کرتے۔ شراب اور دیگر منشی اشیاء پر ٹیکس لگا دیا جاتا۔ تو کیا اچھا ہوتا معلوم نہیں حکومت کے ارباب حل و عقد نے ایک ایسی صاف اور سیدھی بات کی طرف کیوں توجہ نہ کی۔ اور ایسا رستہ کیوں اختیار نہ کیا۔ کہ ضروری اخراجات کے لئے روپیہ بھی مل جاتا اور غرباء پر بھی کوئی خاص بوجھ نہ پڑتا۔ اس کے علاوہ آمد کی جو دوسری صورتیں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ تسلی بخش ہیں۔ مثلاً تمباکو پر جو ٹیکس لگے گا۔ گھر کی ضروریات کے لئے اسے کاشت کرنے والے زمیندار اور کاشتکار اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ ڈاک اور ٹیلیفون کے محاصل میں اضافہ بھی مناسب رنگ میں کیا گیا ہے۔ یعنی ڈاک کا محصول پہلے ایک تولہ پر تھا بڑھے گا۔ ڈاک کے پارسلوں کی شرح جو پہلے چالیس تولہ کے پارسل کے لئے چار آنہ تھی۔ اب بڑھا کر چھ آنہ کر دی گئی ہے۔ انکم ٹیکس کی شرح میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ مگر اس کا اثر پانچ ہزار روپیہ سالانہ سے زائد آمدنی رکھنے والوں پر ہوگا۔ اور اس طرح ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندوں سے بیس کروڑ روپیہ بجٹ میں خسارہ کو پورا کرنے کے لئے وصول کیا جائیگا باقی چالیس کروڑ حکومت ہند ادھر ادھر سے قرض لے کر پورا کرے گی۔

اس بجٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت ہندوستان کے جنگی اخراجات اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اس کے سالانہ محاصل سے قریباً دوگنا ہو رہے ہیں اور اگرچہ یہ خرچ بہت زیادہ ہے۔ لیکن جب یہ دیکھا جائے۔ کہ دوسرے ممالک یعنی برطانیہ امریکہ روس اور جرمنی وغیرہ اپنے سالانہ محاصل سے کئی کئی گنا زیادہ خرچ جنگ پر کر رہے ہیں۔ تو ہندوستان کا خرچ بالکل معمولی نظر آتا ہے۔ انگلستان کو ہی لے لو۔ جو روزانہ بائیس کروڑ روپیہ صرف کر رہا ہے۔ امریکہ کے مصارف اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اور ابھی بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے اتحادیوں کو بھی مدد دے رہا ہے۔ جنگ کا ایک اور پہلو ہے۔ جو ہندوستان کے لئے بالخصوص مفید ہے۔ اور اس فائدہ کے سامنے یہ خرچ بالکل معمولی ہے۔ اور یہ فائدہ آئندہ زمانہ میں اور بھی زیادہ نمایاں ہوتا جائے گا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک زبردست فوج تیار ہو رہی ہے۔ جسے بہترین اور اپ ٹو ڈیٹ اسلحہ سے مسلح کیا جا رہا ہے۔ ملکی حفاظت کے لئے بہت بھاری تعداد میں نوجوان تیار ہو رہے ہیں جنہیں جنگ کے نئے نئے فنون اور طریقے سکھائے جا رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ ٹرینڈ فوج کسی وقت بھی ہندوستان پر بیرونی حملہ کی مدافعت نہایت اچھے رنگ میں کر سکتی ہے اس کے علاوہ اس وسیع ملک کے سرحدی استحکامات کو مضبوط تر بنایا جا رہا ہے۔ جا بجا ہوائی اڈے قائم کئے جا رہے ہیں۔ اور ہوائی ٹریننگ نیز بعض ان فوجی لائنوں میں نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع حاصل ہو رہے ہیں۔ جو پہلے ہندوستانیوں کو حاصل نہ تھے۔ ہندوستانی یونیورسٹیوں میں بھی ملٹری تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے مثلاً ہوائی فوج میں جانے کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کے لئے علیگڑھ یونیورسٹی میں تسلی بخش انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان صنعت و حرفت کے لحاظ سے اس قدر شاندار ترقی کر رہا ہے کہ اس کے مقابلہ میں یہ جنگی اخراجات کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ نئے نئے کارخانے کھل رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے اسلحہ اور دیگر سامان جنگ کی تیاری کے مواقع ہندوستانیوں کو حاصل ہو رہے ہیں۔ کہ جو دوسری صورت میں ممکن نہ تھے۔ نئے کارخانوں کے علاوہ پرانے کارخانوں میں پہلے سے بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ اور کارگزاری کے علاوہ ان موجودہ ذرائع سے بہتر سے بہتر کام لیا جاتا ہے شکر سازی کے کارخانے اپنے فارغ اوقات میں آلو کا نشاستہ اور اسی قسم کی دوسری چیزیں تیار کرتے ہیں۔ جوٹ کے کارخانوں میں اب گولوں کے خول اور کاٹن ملز میں شین گنوں کی پیٹیاں وغیرہ تیار ہو رہی ہیں۔ ایک ٹیلیفون کمپنی ہوائی حملہ کے الارم کے بھونپو تیار کرتی ہے۔ جوہری اور سنار وغیرہ جو پہلے صرف سونے چاندی کا کام کرتے تھے۔ اب موٹروں اور ڈائنمو وغیرہ کے لئے تانبے کی پتلی چادریں تیار کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بہت سے گھڑی ساز ہوائی جہازوں کے پیچیدہ آلات کی مرمت میں مدد دے رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں دیہات میں عورتیں چھپانے کے جال۔ چھریاں۔ کانٹے اور کلہاڑیاں وغیرہ بکثرت تیار کرتی ہیں۔ اور کارخانوں میں کام کی کثرت نے بہت سے بیکار نوجوانوں کو جو ملک و قوم کے لئے بوجھ تھا بلکہ بعض صورتوں میں خطرناک وجود تھے۔ مفید وجودوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور وہ اچھی خاصی کمائی کرنے لگے ہیں۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ ایک مزید امر یہ ہے۔ کہ بیکار اور فضول سامان کو بھی اب ردی کے طور پر پھینکا نہیں جاتا۔ بلکہ اس سے بھی بہتر سے بہتر کام لیا جا رہا ہے۔

اس سرسری کیفیت سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ جنگ

تاجر پیشہ احباب کے اضافے

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لینے والے تاجر پیشہ احباب اپنے وعدوں میں اضافے کر رہے اور ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کا بھی انتظام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ملک امام دین صاحب۔ عبدالحفیظ اللہ رکھا صاحب ممبر یالوی نے پہلے ایک صد روپیہ کا وعدہ کر کے اسے ادا کر دیا تھا۔ اب وہ اس وعدے میں تین سو روپیہ کا اضافہ کرتے ہیں۔ اور اس رقم کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ ۳۱ مارچ تک ادا ہو جائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور ملک عبدالغنی صاحب کا وعدہ ۵۰ کا تھا۔ انہوں نے تین سو روپیہ کا اضافہ کر کے ۳۵۰ روپیہ کر دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء جو امید ہے۔ کہ ۳۱ مارچ تک ادا ہو جائے گا۔ امید ہے کہ ممبر یال کے دوسرے تاجر پیشہ احباب بھی اپنے وعدوں میں نہ صرف نمایاں اضافہ کر سکیں گے۔ بلکہ رقم بھی ۳۱ مارچ تک ادا کر کے سابقون کی فہرست اول میں شمولیت کی سعادت حاصل کریں گے دوسرے ایسے تاجر پیشہ احباب کو بھی جن کے وعدوں میں کمی ہو۔ نہ صرف اضافہ ہی کرنا چاہیئے۔ بلکہ وعدہ کی رقم بھی ۳۱ مارچ تک داخل کرنی چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے وعدہ کرنے والے احباب بھی ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہر قسم کا چندہ مرکز میں پہنچ جانا ضروری ہے

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر قسم کا چندہ باقاعدہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک مرکز میں پہونچتا رہے۔ ورنہ مرکز کے کاموں میں ہرج ہونے کا اندیشہ ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض احباب سستی کرتے ہیں۔ اور وصول شدہ رقوم اس غرض سے رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی ہونے پر اکٹھی روانہ کر دی جائے گی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شہری جماعتوں کی طرف سے فروری ۱۹۴۳ء کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ان کو چاہیئے کہ فوراً ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کریں۔ کہ ہر مہینے کی ۲۰ تاریخ تک وصول شدہ رقم مرکز میں پہونچ جائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہر قسم کا چندہ بمعہ اسکی تفصیل کے براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام آنا چاہیئے۔

دہلی دروازہ۔ چابک سواراں۔ قصور۔ پوری۔ فیض باغ۔ جھنگ مگھیانہ۔ بہاول نگر۔ دیپال پور۔ سامانہ۔ محمود پور۔ سرینگر۔ بارہ مولا۔ میرپور خاص۔ علی گڑھ۔ امروہہ۔ احمد آباد (بمبئی) یادگیر۔ لونگور۔ کالی کٹ۔ کنانور۔ ناروالی۔ باغبانپورہ۔ پنڈی چری۔ صدر شاہ پور۔ چکوال۔ پنڈ دادنخاں۔ چک امرالی۔ پنڈی گھیپ۔ رہتک۔ صدر گوگیرہ۔ ریالہ خورد۔ تریرہ معظم۔ کوٹ کپورا۔ موگا۔ سرہند۔ دھوری۔ سنگرور۔ سنکودر۔ مالیر کوٹلہ۔ بلب گڑھ۔ کلانور۔ کاہنور۔ کرنال۔ الکھنور۔ آگرہ۔ اٹاوہ۔ انچولی۔ رامپور۔ بنارس۔ بھدرک۔ خانپور ملکی۔ رائے چوٹی۔ دینگورلہ

(ناظر بیت المال)

ہو نہیں سکتا

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

”علاجِ دردِ دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا
مرض پیدا کیا جس نے وہی اپنا معالج ہے
تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا“

”نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
نظر وہ لطف کی کردے تو پھر کیا ہو نہیں سکتا؟“

خدا سے عشق کو مانگا کرو دائم۔ کہ یہ نعمت
نہ کہہ سکتا ہے یہ کوئی۔ کہ ”ایسا ہو نہیں سکتا“

کرم فرماؤ۔ آجاؤ تمہی اس خانۂ دل میں
سماوی نور ہے۔ دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا

رقیبوں کی نہ ہو محفل۔ تو جی اپنا نہیں لگتا
کہ قبل از مرگ واں آنا ہمارا ہو نہیں سکتا

جو خود کو عبد کہتا ہو فقط منہ سے۔ وہ کاذب ہے
کہ جو تیرا نہ ہو جاناں۔ وہ میرا ہو نہیں سکتا

عجب لذت ہے نیکی میں۔ عجب شیرینی تقویٰ میں
نہ ہو قرباں جو اُس پر۔ وہ بندہ ہو نہیں سکتا

یہ مرضی اُس کی اپنی ہے۔ نظر گر مہر کی کردے
کہ انکا کوئی بھی پہلو ہو۔ پھیکا ہو نہیں سکتا
کہ دلبر سے محبت کا تقاضا ہو نہیں سکتا

ارے عیسائیو۔ اَب[1] کی جگہ تم ربّ کہو اسکو
نہ ہو اماں کا جو شوہر۔ وہ ابا ہو نہیں سکتا

نشانوں کو بھی دیکھے۔ پر نہ مانے احمدیت کو
مخالف اس قدر کوئی بھی اندھا ہو نہیں سکتا

بنی فارس کے آگے۔ آپ ہیں کس باغ کی مولی
سوا محمود کے کوئی خلیفہ ہو نہیں سکتا

شقی ازلی نہیں بنتا سعید۔ اے دوست کوشش سے
جو سہ شنبہ ہے۔ وہ ہرگز دوشنبہ ہو نہیں سکتا

نہیں جائز زباں کھولے تو کُنہِ ذاتِ باری میں
خدا کیسا ہے؟ کیا ہے؟ کیوں؟ وہ ایسا ہو نہیں سکتا؟

اَنا الموجود سے اپنا پتہ دیتا ہے خود مولےٰ
خدا وہ ہو نہیں سکتا۔ جو ”خود آ“ ہو نہیں سکتا

ذرا سی پھونک۔ کردیتی ہے میلا شیشۂ دل کو
پر استغفار دائم ہو۔ تو دھندلا ہو نہیں سکتا

کرو تبلیغ۔ دو چندے دعا ہو غلبۂ دیں کی
کہ احمدؑ کا سپاہی تو نکما ہو نہیں سکتا

الٰہی فضل کر۔ تا احمدیت کی ترقی ہو
بغیر اس کے اندھیرا ہے۔ گزارا ہو نہیں سکتا

[1] اَب یعنی باپ

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کی دعوت پر جلسہ تقسیم انعامات میں شرکت کی غرض سے مکرم خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش دہلی تشریف لائے۔ اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ بعد دوپہر آپ کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ جس میں جناب امیر۔ نائب امیر۔ قائد۔ نائب قائد۔ حافظ سید محمد انور صاحب سیکرٹری ذہانت وصحت جسمانی کے علاوہ خدام الاحمدیہ کی کھیلوں میں دلچسپی لینے والے دوستوں اور بزرگوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس کے بعد سو گز کی دوڑ۔ قوت شامہ و قوت ذائقہ کے مقابلہ جات معتمد صاحب کے سامنے ہوئے۔ اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا ایک غیر معمولی اجلاس بوقت پانچ بجے شام زیر صدارت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ دہلی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد خدام الاحمدیہ دہلی کے ٹورنامنٹ کی رپورٹ سیکرٹری نے پڑھی۔ جس میں خدام الاحمدیہ دہلی کی گوناگوں مساعی کا بھی ذکر تھا۔ ازاں بعد محترم امیر صاحب نے اول اور دوم رہنے والوں کو انعامات تقسیم فرمائے۔

تقسیم انعامات کے بعد چودھری خلیل احمد صاحب ناصر نے خدام کو خطاب کیا۔ جس میں اراکین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ کہ خدام کو کسی وقت بھی اور کسی مصروفیت میں بھی احمدیت اور اپنی زندگی کے اصل مقصد کو نہ بھولنا چاہیئے۔ خواہ وہ کھیل کے میدان میں ہوں۔ یا زندگی کی کسی اور دوڑ میں انہیں ہر وقت یہ نصب العین سامنے رکھنا چاہیئے۔ کہ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

خاکسار مسعود احمد شاہ بخاری سیکرٹری خدام الاحمدیہ دہلی

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لنڈن سے روانگی

لنڈن ۷ مارچ۔ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کا حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوا ہے۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب یہاں سے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ لیگوس (مغربی افریقہ) کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھیں گے بخیرو عافیت پہونچنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ صاحبہ ملابار گئی ہیں۔ ان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی جائے (۲) ماسٹر غلام محمد صاحب عبید قادیان کے بھائی کی گردن اور بیٹھ کے پٹھے کھچے ہوئے ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (۳) بقاء اللہ صاحب بھوپال کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۴) مہاشہ فضل حسین صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار اور بہت نحیف ہو چکی ہیں۔ ان سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

عالمگیر جنگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۵ دسمبر ۱۹۴۲ء کو جو تقریر فرمائی۔ اس کی آخری قسط درج ذیل ہے۔

(۷)

سورۂ حج کا عنوان زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ہے اور یہ عنوان بھی بتاتا ہے کہ اس کے ذیل میں کسی بہت ہی بڑے ہولناک حادثہ کا ذکر ہونے والا ہے۔ چنانچہ اس کے بعد متصل ہی ارشاد ہے تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا۔ یعنی اس وقت دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی۔ اور حمل والیوں کے حمل ضائع ہو جائیں گے۔ یہ کیفیت انتہائی ہیبت و دہشت اور سراسیمگی و حواس باختگی ہی میں پیدا ہو سکتی ہے۔ ورنہ کوئی دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو کہاں بھولا کرتی ہے اور یہ واقعات ہیں۔ کہ اس جنگ میں دودھ پلانے والی مائیں بار بار اپنے بچوں کو بھولی ہیں۔ بمباری شروع ہونے پر کسی کو اپنے سر و پا کا بھی ہوش نہیں رہا ہے۔ جو جس حال میں تھا۔ اسی حال میں جدھر کو منہ اٹھا۔ دیوانہ وار بھاگ نکلا ہے۔ ایسے واقعات برابر شائع ہوتے رہے ہیں۔ کہ بمباری نے وہ افراتفری پیدا کر دی جس سے کسی کو کسی کا خیال نہیں رہا۔ نہ مردوں کا ذہن اپنی عورتوں کی طرف منتقل ہوا۔ اور نہ ماؤں کو اپنے بچوں کی یاد آئی۔ نہ بیٹے کو باپ کی کچھ فکر ہوئی۔ اور نہ باپ کو بیٹے کی۔ اور جن مقامات پر ایک ایک وقت میں اڑتیس اڑتیس ہزار ٹن کے وزن کی مقدار میں بم برسائے گئے ہوں۔ اور ایک ایک بم ایک ایک ٹن کا ہو۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہاں حاملہ عورتوں کے حمل ضائع نہیں ہوئے ہونگے۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں جبکہ دمشق میں صرف چند گھنٹے بمباری ہوئی تھی۔ اور بم بھی معمولی وزن کے تھے۔ میں اس وقت وہیں موجود تھا۔ اور مجھے اس بمباری کی دہشت سے بعض عورتوں کے حمل ضائع ہو جانے کا ذاتی علم ہوا تھا۔ ماؤں کا شیر خوار بچوں کو بھول جانا اس طرح بھی وقوع میں آ چکا ہے۔ کہ ماؤں نے دانستہ بحالت مجبوری اپنے بچوں کا اپنے سے جدا کر دیا جانا گوارا کر لیا ہے۔ گویا ایک رنگ میں وہ بچوں کو بھول ہی گئیں۔ بمباری کے خوف سے ہزار ہا بچے اپنی ماؤں سے جدا کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک کو روانہ کر دیئے گئے۔ اور مائیں اُن کے جدا کر دیئے جانے یا یوں کہا جائے کہ ان کے بھول جانے پر مجبور ہو گئیں۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی ارشاد الٰہی تھا۔ کہ وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ یعنی انسانوں کی اس زلزلہ ساعہ کی ہولناکی کے سبب وہ حالت ہو جائے گی۔ کہ گویا وہ نشہ میں مست ہیں بجائے کہ درحقیقت وہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ اور جن ملکوں تک اس زلزلہ عظیم کا پاؤں پہونچا ہے۔ ان میں انسانوں پر یہی حالت طاری ہوئی ہے۔ فرانس برطانیہ اور دیگر ممالک کے حالات جو اس وقت تک کتابوں اور اخباروں میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ انسانوں کی سراسیمگی۔ حواس باختگی اور مدہوشی کی ایک ہیبت انگیز و دہشت خیز داستانِ غم ہے۔ اہل فرانس پر ایک وقت وہ بدحواسی و مدہوشی طاری ہوئی۔ کہ بھاگنے کے سوا وہ تمام باتوں کو بھول گئے تھے۔ کہ ان بھاگنے والوں کی کثرت اور ان کے ہجوم کی شدت سے راستے بالکل مسدود ہو گئے

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب*

اور اس مستانہ روی بلکہ دیوانہ روی میں کسی کو کسی کا خیال نہ رہا۔ جس کے پاؤں نے لغزش کی۔ وہ گرا۔ اور جو گرا وہ اُٹھ نہ سکا۔ بے شمار انسان اس افراتفری میں پامال ہو کر جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جسم پس گئے۔ اور ہڈیاں چور چور ہو گئیں۔ اور انسانوں کے اس مسلسل گھنے اور رواں دواں جنگل سے راستے اس طرح بھر گئے۔ کہ حملہ آور دخون خوار فوجوں اور برق رفتار ٹینکوں کے آتشبار فولادی قلعوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ اس زندہ انسانی جنگل کو روندتے ہوئے اپنے لئے راستہ بنائیں۔

جو پریشان حالی اور حواس باختگی زمینی زلزلہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کو اس زلزلہ ساعت سے پیدا ہونے والی بدحواسی و سراسیمگی سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ وہ پریشانی و بدحواسی آنی اور محدود ہوتی ہے۔ چند لمحات میں اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ زمین ہلی۔ عمارتیں گریں۔ پریشان حال دبنے والے ان کے نیچے دبے۔ سانس رکا اور زندگی ختم ہوئی۔ مگر اس زلزلۂ ساعت نے تو ایک حشر مسلسل برپا کر رکھا ہے اور ساری عیسائی دنیا ہر وقت اور ہر آن عذاب آتشیں گرفتار اور پھر تمام عالم کسی نہ کسی رنگ میں مبتلائے مصائب و آلام ہے۔ کون ہے جو آج قرآن شریف کی اس عظیم الشان پیشگوئی سے انکار کر سکتا ہے۔ جس کی خبر بار بار دی گئی تھی۔ اور جو نہایت تفصیل و تشریح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شائع فرمائی۔ اور موجودہ حالات و واقعات کا واضح نقشہ برسوں پہلے اہل عالم کے سامنے رکھ دیا تھا۔

آپ کو معلوم ہے کہ سورۂ کہف میں دجال اور اقوام یاجوج ماجوج کی فساد انگیزیوں۔ فتنہ خیزیوں و تباہ کاریوں کا ذکر کھلے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ میں اسوقت ان کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ کیونکہ گذشتہ سال ان کا بیان ہو چکا ہے۔ البتہ جس نئی بات کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ کہ سورۂ کہف میں دجال کے متعلق آتا ہے۔ کہ مَا اَظُنُّ اَنْ تَبِيدَ هٰذِهٖ اَبَدًا وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً یعنی میری سلطنت کبھی تباہ نہ ہوگی۔ اور صَعِيدًا جُرُزًا آبادیوں کو ویران اور شہروں کو کھنڈرات بنانے والی جس گھڑی سے مجھے ڈرایا جا رہا ہے۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ وہ قائم ہوگی۔ اسی لفظ "السّاعة" کو بمع عذاب موعودہ کی اصلی صورت و شکل کے سورہ مریم میں بھی اللہ تعالےٰ نے دُہرایا اور فرمایا ہے۔ حَتّٰى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا۔ اور سورہ طٰہٰ میں بھی بایں الفاظ دہرایا ہے:۔ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى۔ اور سورہ "انبیاء" میں بھی اسی وعدۂ حق اور فزع اکبر (بہت ہی بڑی گھبراہٹ) کی گھڑی کے ذکر کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اور سورۂ "حج" میں بھی اسی لفظِ "ساعت" سے یہ کہہ کر کہ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ایک مستقل عنوان قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے جہاں سیاق و سباق اور نفس موضوع کی مشابہت اور یکسانیت وغیرہ کے بہت سے قرینے ہیں۔ وہاں لفظ "السّاعة" اور اس کے متعلق مخصوص وعید و عذاب کی تکرار بھی ایک نہایت ہی قوی قرینہ ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان سورتوں کے مضامین کا موضوع ایک ہی ہے۔ یعنی فتنۂ دجال اور اُس کا انجام اور ان سب قرینوں سے بڑھ کر قرینہ یہ ہے کہ جب فتنۂ دجال کے متعلق وعید الٰہی کے پورے ہونے کا زمانہ قریب آیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ نے اسی "زلزلة السّاعة" کے انذار کو دُہرایا اور اپنے جلالی کلام کے ذریعہ ہیبتناک الفاظ میں ہنگامۂ حشر خیز کی خبر دی۔ اور عبدِ مامور نے حقِ تبلیغ و انذار ایسے طور سے ادا کیا۔ کہ آج جس بربادی و تباہی و ہلاکت سے دنیا کو دوچار ہونا پڑا ہے۔ اور جس بلا نے ہر طرف ہاتھ پھیلا رکھا ہے۔ اُس کی تصویر اُس نے آج سے چالیس پچاس سال قبل ان الفاظ میں کھینچ دی تھی۔ کیا نظم میں اور کیا نثر میں۔ نظم کے نمونے اوپر نقل کئے جا چکے ہیں اور نثر کا ایک نمونہ یہ ہے:۔

"زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا۔ ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی۔ یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ

*What happened to France, by Gordon Waterfield

خدا نے فرمایا۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنی ہم ہرگز عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک پہلے رسول نہ مبعوث کریں۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں "انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا"۔

"یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔

میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"۔ (حقیقۃ الوحی ط ۲۵۶)

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۴۰۷۔ منکہ سعادت بیگم زوجہ ملک عبدالحمید صاحب قوم ککے زئی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولہ قیمتی ۳۰۴/۸/- پٹڑیاں نقرئی وزنی ۳۰ ڈبل قیمتی ۱۶/۱۴ کل ۳۲۱/۶ روپے مہر ایک ہزار روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی

آٹھویں حصہ کی وصیت
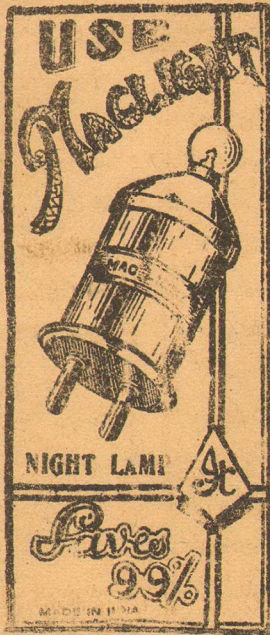
مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری معلم المجاہدین قادیان کی وصیت دسویں حصہ کی تھی۔ مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دسویں حصہ سے بڑھا کر آٹھویں حصہ کی وصیت کردی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید قربانی کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے دوسرے لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ موجودہ ایام میں وصیت کی اہمیت کے پیش نظر زیادہ حصہ کی قربانی کریں۔ کیونکہ دسویں حصہ کی وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک کم سے کم قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے موصی حضرات کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ زیادہ سے زیادہ قربانی کرکے مسابقت فی الخیرات کی روح کو برقرار رکھیں۔ آمین

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تفصیل زیورات نفیسیاں ایک جوڑی۔ گلوبند ایک۔ کانٹے ایک جوڑی سوئی ایک عدد۔ سندریاں دو عدد۔ پٹڑیاں ایک جوڑی۔ الامۃ سعادت بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ ظفر حسن صوبیدار میجر۔ گواہ شد عبدالحمید خاوند موصیہ

نمبر ۶۴۱۷ :۔ منکہ کرم بی بی زوجہ ستار محمد خانصاحب قوم کشمیری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ماہ اماں ۱۳۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اپنا مہر اپنے خاوند سے لے چکی ہوں جو پانصد روپیہ تھا۔ اس میں سے دو سو روپیہ نقد بچا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر مذکورہ بالا رقم کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی حصہ وصیت میں انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگی الامۃ کرم بی بی بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ اعجاز قادیان (کاتب الحروف) گواہ شد ستار محمد خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۴۱۸ :۔ منکہ نسیمہ بیگم نسیم زوجہ عبدالرحمن قوم قریشی پیشہ ملازمت ابیعت ۱۹ موقعہ جوبلی ساکن محلہ دارالفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) مہر سات سو روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) جیب خرچ دس روپے ماہوار (۳) سوئی طلائی بیس روپیہ (۴) انگوٹھی طلائی دس روپے (۵) پیروں کی پٹڑیاں نقرئی عہ (۶) بندے طلائی عہ میں اپنے مہر زیورات اور جیب خرچ ماہوار سب کے آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان آٹھویں حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد نسیمہ بیگم نسیم بقلم خود گواہ شد۔ عبدالرحمن شوہر موصیہ۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی بقلم خود۔

نمبر ۶۴۱۹ :۔ منکہ غلام محمود ولد سیٹھ محمد غوث صاحب قوم شیخ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد دکن۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میں طالبعلمانہ زندگی بسر کر رہا ہوں میرے قبضہ میں کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں البتہ مبلغ پانسو روپے قیمت کی کتب وملبوسات میرے قبضہ وتصرف میں ہیں۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے انتقال کے وقت جو بھی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی (۲) مبلغ ؏ سکہ عثمانیہ جس کے مبادل مبلغ ؏ سکہ کلدار ہوتے ہیں۔ ماہانہ مجھے اپنے والد صاحب سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ ماہانہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد غلام محمود مچھلی کمان ۵۵۵ حیدرآباد دکن۔ گواہ شد محمد اعظم۔ گواہ شد۔ مرزا ناصر احمد۔

نمبر ۶۴۲۰ :۔ سنز افت احمد ولد مولوی عبدالسمیع صاحب ساکن امروہہ حال قادیان قوم شیخ پیشہ ملازمت۔ عمر ۱۹ سال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت آمد ۴۸ روپے ماہوار ہے۔ اس کے سوا میری اور کوئی آمد اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ رقم جمع کرا دوں۔ تو وہ اس وصیت سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد شرافت احمد نمبر ۱۳۸۸۸ کمی کی آرسنل تھرڈ لائن ضلع پونہ حال قادیان دارالشکر گواہ شد۔ بشارت احمد برادر موصی۔ گواہ شد عبدالسمیع والد موصی۔

نمبر ۶۴۰۱ :۔ منکہ جان بی بی زوجہ جھنڈے خان قوم راجپوت پیشہ ترکھان۔ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن تگلول ڈاکخانہ گھوڑیواہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد سوائے مہر مبلغ یکصد روپیہ کے اور کوئی نہیں ہے کوئی زیور نہیں ہے میں اس جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کے طور پر صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر ابھی تک میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ الامۃ جان بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد جھنڈے خان نشان انگوٹھا گواہ شد :۔ بقلم خود مستری ناظر دین۔

نمبر ۶۴۰۰ :۔ منکہ حبیبہ بیگم زوجہ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم قریشی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ ۸۔۔۔ ۔۔۔ بندے طلائی دو جوڑی وزنی اندازاً ایک تولہ۔ سوئی طلائی ایک عدد وزنی اندازاً تین ماشہ۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی اندازاً تین ماشہ قیمتی اندازاً ایک سو روپیہ۔ حق مہر مبلغ پانصد روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ کل میزان چھ سو روپے میں اپنی کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حبیبہ بیگم بقلم خود موصیہ گواہ شد محمد اسمٰعیل احمدی بقلم خود معرفت میر بیان احمد نصر اللہ صاحب ہاشمی دارالعلوم۔ گواہ شد مسعود احمد قریشی برادر موصیہ آف بک ورکس قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری اعظم علی صاحب بی۔ ایس سی (آنرز) ایل ایل۔ بی۔ پی سی ایس سب جج بہادر درجہ اول گجرات

دعویٰ دیوانی ۲۷/۴ بابت ۱۹۴۲ء۔ کرم الٰہی ولد ڈھا مسمات مجید بیگم دختر کرم الٰہی۔ مسمات نواب بی بی زوجہ شیخ محمد بخش ساکنان گجرات بنام فضل الٰہی سکنہ گجرات۔

دخل مکان بذریعہ تقسیم بنام فضل الٰہی ولد غلام محی الدین سکنہ گجرات حال معرفت شیخ فضل الٰہی۔ محمد شفیع نیل پور م۔ پ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی فضل الٰہی مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام فضل الٰہی مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر فضل الٰہی مذکور تاریخ **۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء** کو مقام گجرات حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۲۷ ماہ فروری ۱۹۴۳ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

"زیادہ اشیائے خوردنی پیدا کرو!" کی مہم کی حوصلہ افزائی

ربیع ۴۳-۱۹۴۲ء میں نوتوڑ رقبوں میں اشیائے خوردنی کی بیش از بیش کاشت کی غرض سے خریف ۱۹۴۲ء میں مذکورہ بالا رقبوں میں پانی دیئے جانے کے لئے رادنی کی شرحیں تشخیص نہ کرنیکا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اب حکومت پنجاب نے اس فیصلہ کی مزید ایک سال کے لئے توسیع کر دی ہے۔ اس طرح یہ اس پانی پر عائد ہوگا جو خریف ۱۹۴۳ء میں دیا جائے گا۔ اس سے یہ مقصود ہے کہ جنگی ضرورت کے پیش نظر حکومت پنجاب کی "زیادہ اشیائے خوردنی پیدا کرو" کی مہم کو تقویت پہنچائی جائے۔ عملی صورت میں یہ رعایت حسب ذیل طریق پر ہوگی:-

(الف) اگر ربیع ۴۴-۱۹۴۳ء میں ایسے رقبوں میں کوئی فصل کاشت نہ کی جائے۔ تو رادنی کی حسب معمول ایک روپیہ فی ایکڑ والی شرح وصول نہیں کی جائے گی۔

(ب) اگر ایسے رقبوں میں اجناس خوردنی کاشت کی جائیں اور وہ نہری پانی کے مزید استعمال کے بغیر تیار ہوں۔ یعنی بارانی یا چاہی حیثیت میں تو فصل کی شرح وصول نہیں کیجائیگی۔

(ج) اگر ایسے رقبوں میں اجناس خوردنی کے علاوہ اور کوئی فصلیں کاشت کی جائیں تو فصل کی عام شرحیں واجب الوصول ہوں گی۔

(د) یہ رعایت صرف نئے رقبوں کے لئے ہے۔ یعنی بنجر قدیم یا بنجر جدید کے رقبوں کے لئے ان رقبوں کے متعلق نہیں جو ۴۳-۱۹۴۲ء میں اس رعایت سے مستفید ہو چکے ہیں۔

پنجاب میں فصل ربیع کی روغنی اجناس

۴۱-۱۹۴۰ء کے پہلے پانسال کے اندر پنجاب کے جس قدر رقبہ میں فصل ربیع کی روغنی اجناس اور السی کی کاشت کی گئی۔ وہ برطانوی ہند میں کل رقبہ زیر کاشت فصل ہائے مذکور کا تقریباً ۱۵٫۶ اور ۶٫۰ تھا۔ رقبہ زیر کاشت روغنی اجناس (توریا۔ سرسوں۔ رائی اور تارامیرا) اور فصل السی کا موجودہ تخمینہ بالترتیب ۱۰۳۲۲۰۰ ایکڑ اور ۳۳۱۰۰ ایکڑ ہے۔ اس کے بالمقابل گذشتہ سال کے دوسرے تخمینہ کا رقبہ اور اصل رقبہ بالترتیب ۹۱۲۲۰۰ ایکڑ اور ۳۲۶۰۰ ایکڑ اور ۱۰۲۳۰۰۰ ایکڑ اور ۳۲۳۰۰ ایکڑ تھا۔ اس سال پہلے تخمینہ کا بالترتیب رقبہ ۱۰۰۲۱۰۰ ایکڑ اور ۳۲۷۰۰ ایکڑ تھا۔

سال ماسبق کے دوسرے تخمینہ اور اصل رقبہ کے بالمقابل ۱۳ اور ایک فیصدی کا۔ اور پہلے تخمینہ کے مقابلہ میں ۳ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ اضافہ کی یہ وجہ ہے کہ تخم ریزی کے وقت بارش اور نہروں میں پانی کی بہم رسانی اچھی تھی۔ کل رقبہ میں سے ۱۳۶۸۲۰۰ ایکڑ آبپاشی ۵۶۴۰۰۰ ایکڑ غیر آبپاشی میں توریا کا پیمائش کردہ رقبہ (جو تخمینہ مذکور میں شامل ہے) ۳۵۴۰۰۰ ایکڑ ہے۔ جس میں ۲۴۹۰۰۰ ایکڑ غیر آبپاشی ہیں۔ رقبہ زیر کاشت السی پہلے تخمینہ اور سال ماسبق کے اصل رقبہ سے بالترتیب ایک اور دو فیصدی زیادہ ہے۔ فصل توریا کی فراہمی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور اس کی پیداوار اوسط درجہ کی ہے۔ حال میں جو بارشیں ہوئیں۔ وہ استادہ فصلوں کے لئے مفید ثابت ہوئیں۔ دوسری روغنی اجناس کی حالت اوسط درجہ کی ۹۹ فیصدی ہے۔

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

جھیل المن کے علاقہ میں مارشل ٹموشنکو کی فوجوں نے دشمن کی کئی مضبوط قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

ماسکو ۸ مارچ۔ گذشتہ ہفتہ روسی بیڑہ نے جرمنی کے ۱۲۹ ہوائی جہازوں کو برباد کیا۔ اس کے مقابلہ میں صرف ۷۶ روسی ہوائی جہاز کام آئے۔

لنڈن ۸ مارچ۔ کل برطانی ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس میں روز روشن میں حملہ کیا۔ اس حملہ کا ابھی پورا حال معلوم نہیں ہوا۔

لنڈن ۸ مارچ۔ کل جنوب مشرقی انگلینڈ پر دشمن کے بارہ ہوائی جہاز حملہ کرنے کے لئے آئے۔ جن میں سے کئی گرا لئے گئے۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب تک امریکی ہوائی جہاز برما پر ۴۹۰ بار پرواز کر چکے ہیں۔ ۷۰ دفعہ انہوں نے بمباری کی۔ اور ۴۰۰ ٹن بم گرائے۔

کلکتہ ۸ مارچ۔ ۲۳ اور ۲۵ فروری کو آسام پر ۴۶ جاپانی جہازوں نے حملہ کیا تھا۔ جن میں سے ۱۴ جہاز برباد کر دئے گئے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ چودہ اور بھی برباد ہو گئے ہوں گے۔ اس حملہ کے دوران میں ایک امریکن افسر بعض ہندوستانیوں کی جان بچاتے ہوئے خود بم کا نشانہ بن گیا۔

نئی دہلی ۸ مارچ۔ منگواسے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ برما روڈ پر دوبارہ قبضہ کرنیکے لئے برما پر وسیع حملہ اس سال کے خاتمہ سے پہلے نہیں ہو سکتا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۷-۶ مارچ کی رات کو ہمارے ہوائی جہازوں نے برما میں مانڈلے کے ریلوے سٹیشن۔ ریلوے یارڈوں۔ اور ریل کے ڈبوں پر کامیاب حملہ کیا۔ تمام بم نشانہ پر لگے۔ عمارتوں کے ٹکڑے اڑ گئے اور جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ کل صبح ہمارے بمباروں نے جن کے ساتھ شکاری ہوائی جہاز بھی تھے مایو کے ٹاپو پر بم برسائے۔ بیجانگ دریا میں دشمن کی کشتیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے ۱۵ ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے مگر ہمارے ہوائی جہازوں نے انہیں اپنے بم دھان کے کھیتوں پر گرانے پر مجبور کر دیا۔ اس حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔ جمعہ کو اراکان کے علاقہ پر ہمارے ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس میں دشمن کو جو نقصان پہنچا۔ اس کی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ اب مزید معلوم ہوا ہے کہ دشمن کے پانچ اور ہوائی جہاز گرا لئے گئے تھے۔ اور شاید بعض اور کو بھی نقصان پہنچا۔ جمعہ کو ہمارے ہوائی جہازوں نے مانڈلے۔ وانجاؤ اور ایراودی دریا پر دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔

نئی دہلی ۷ مارچ۔ مسٹر جناح پھر نئے سال کے لئے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ آج لیگ کی کونسل کا دہلی میں اجلاس ہوا۔ لیگ کی سب صوبائی شاخوں نے مسٹر جناح کے نام کی سفارش کی اور وہ اس عہدہ کے لئے منتخب کئے گئے۔ کونسل نے ایک ریزولیوشن میں سندھ اسمبلی کو اس امر پر مبارکباد دی کہ اس نے پاکستان کے متعلق مسلم لیگ کے مطالبہ کی حمایت کی ہے۔

ماسکو ۷ مارچ۔ نوو درسک پر قبضہ کرنے کے بعد روسی فوجوں نے بیس اور مقامات جرمنوں سے چھین لئے ہیں۔ دشمن کے سخت مقابلہ کے باوجود روسی فوجیں نوو درسک کے مغرب کی طرف بڑھنے میں کامیاب ہو گئی ہیں اور انہوں نے دشمن کی کئی مضبوط چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دیازما کو اب پہلے سے بھی زیادہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک اور روسی فوج جنگلوں میں سے بڑھتی ہوئی اس طرف آ رہی ہے۔

لنڈن ۷ مارچ۔ مرات لائن پر سخت گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ یہاں رومیل نے ٹینکوں اور پیدل فوج کے ساتھ بہت بڑا حملہ کیا تھا۔ ہماری ٹینک شکن توپوں نے دشمن کے ۲۱ ٹینکوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ وسطی ٹیونیشیا میں اتحادی فوجوں نے جرمنوں کو درہ فیض تک پیچھے ہٹا دیا ہے۔ امریکن فوجیں سدی ابوزید پر قابض ہیں۔ یہ مقام درہ فیض سے صرف بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ شمالی ٹیونیشیا میں محوری فوجوں نے سجنان پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وجہ سے سجنان سے اتحادی فوجیں سات میل پیچھے ہٹ آئی ہیں۔

واشنگٹن ۷ مارچ۔ جمعہ کی رات کو جزائر سالومن میں امریکی اور جاپانی جہازوں میں جھڑپ ہو گئی۔ اس جھڑپ میں جاپان کے دو تباہ کن جہاز برباد کر دئے گئے۔ امریکہ کا کوئی جہاز کام نہیں آیا۔

لنڈن ۷ مارچ۔ بسمارک کے سمندر میں جاپانیوں کے جن بائیس جہازوں کو حال میں غرق کیا گیا ہے۔ اُن کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس لڑائی میں ہمارے ۱۳۶ ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ دشمن کے ۱۵۰ ہوائی جہاز تھے۔ جن میں سے ۱۰۲ کو تو یقینی طور پر برباد کر دیا گیا اور باقیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ہمارا ایک بمبار اور تین شکاری جہاز کام آئے۔ باقی جہازوں کو معمولی نقصان ہوا۔

لنڈن ۸ مارچ۔ جنوبی ٹیونیشیا میں مرات کی لڑائی ابھی جاری ہے۔ دشمن نے اس مورچہ پر ہفتہ کے دن اپنے حملہ کا آغاز کیا تھا۔ برطانی فوج پہلے ہی چوکس تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن ابھی تک کسی برطانی چوکی میں داخل نہیں ہو سکا۔ اس حملہ میں دشمن کا بھاری جانی اور مالی نقصان ہوا۔ لڑائی کے شروع میں ہی دشمن کے ۲۱ ٹینک برباد کر دئے گئے تھے اور اب تو اور بھی کئی ٹینک تباہ کئے جا چکے ہیں۔ ایک جنگی نامہ نگار کا بیان ہے کہ رومیل کی اس علاقہ میں شکست پہلی تمام شکستوں سے زیادہ سخت ہوگی اور اس کا جرمنوں کی فوجی کارروائی پر شدید اثر پڑیگا۔ شمالی ٹیونیشیا میں برطانی فوج اب بجائے دفاع کے حملہ کرنے میں پہل کر رہی ہے۔ اس علاقہ میں دشمن کے جو ٹینک برباد کئے گئے۔ ان کی تعداد ۳۰ سے ۴۵ تک پہنچ چکی ہے۔

ماسکو ۸ مارچ۔ روسی فوجوں نے آگے بڑھتے ہوئے ۴۷ اور بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن کا بہت سا سامان جنگ اور اس کے قیدی بھی روسیوں کے قبضہ میں آئے۔ اب روسی فوجیں دیازما کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور صرف تیس میل دور رہ گئی ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- رحمت اللہ خان شاکر